سامی ادیان میں رفاہ عامہ کا تصور تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اسلامی فکر و تہذیب

2017-2016

مقالہ نگار

حمیر احمد

رول نمبر:S2016308006

نگران

ڈاکٹر اسد جاوید

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ اسلامی فکر و تہذیب

سکول آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز

یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی،جوہر ٹاؤن،لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

میرا یہ تحقیقی مقالہ میرے والدین، اساتذہ اوران احباب کے نام جنہوں نے مجھے علم کی اس راہ میں چلنے کا حوصلہ بخشا۔اور ان بہت سی محبتوں کے نام جن کی وجہ سے میں اپنا یہ مقالہ تکمیلی مراحل تک پہنچانے میں کامیاب ہوا۔

اظہار تشکر

زیر نظر مقالے کی تشکیل کے سلسلے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے مشکلات و مصائب کا سامنا کرنے کی تقویت بخشی جسکی بدولت یہ مقالہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

اس مقالے کے ابتدائی مراحل سےلیکر تکمیلی مرحل تک مدد کرنے والی نگران مقالہ اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر حمیراالاحمد کا بے حد مشکور ہوں کہ جنھوں نے تحقیقی مراحل کے ہر مرحلے میں میری اصلاح کی اوراپنی علمی آراء سے نوازہ جس کی بدولت یہ مقالہ پایا تکمیل تک پہنچا۔

شعبہ اسلامی فکر و تہذیب کے چیر مین جناب ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ صاحب جو اسلامی علوم کا ایک سمندر ہیں ان کے اس علم کا اندازہ بغیر نکوت قرآن مجید کے ترجمے سے با خوبی لگایا جا سکتا ہے۔جناب کا شکر گزار ہوں کے جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات سے وقتاً فوقتاً میری رہنمائی کی۔

شعبہ علوم اسلامیہ کے تمام اساتذہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس کے علاوہ چند علمی دوستوں کا شکر گزار ہوں جن میں احمد عبداللہ،خوشحالی شاہین، عبد الرزاق ، قاسم خان، محسن جبار،ضیاء الرحمان، عثمان ظفراور اکرام شکور کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے نہ صرف رہنمائی کی بلکہ ہر لمحہ مقالے کے حوالے سے مدد کی۔

لائبریری مرکز علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور کے سٹاف کا شکر گزار ہوں جنہوں نے متعلقہ کتب سے استفادہ کرنے میں میری رہنمائی کی اور مواد کو یکجا کرنے میں تعاون کیا۔اس کے علاوہ میں اپنے محترم والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کا ممنون ہو جن کی دعائیں ہر لمحہ میرے ساتھ رہیں ۔

مقالہ نگار

اسد جاوید

یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی
جوہر ٹاؤن لاہور

حلف نامہ

میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ بعنوان ''**سامی ادیان میں رفاہ عامہ کا تصور تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ**''برائے حصول سند ایم فل اسلامی فکر و تہذیب میر ی ذاتی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے۔ اس مقالے کو کسی بھی یونیورسٹی میں برائے حصول سند نہیں پیش کیا گیا ہے۔

مقالہ نگار : اسد جاوید

دستخط :

تاریخ :

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں ڈاکٹر حمیرہ احمد اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر و تہذیب یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور تصدیق کرتی ہوں کہ مقالہ بعنوان’’ **سامی ادیان میں رفاہ عامہ کا تصور تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ**‘‘ مقالہ نگار: اسد جاوید ، ایم فل اسلامی فکر و تہذیب، رول نمبر: S201630806 نے میری نگرانی میں مکمل کیا ہےمیں نے اس تحقیقی مقالے کا باقاعدہ مطالعہ کیا ہے۔ یہ مقالہ کسی اور جامعہ میں حصول سند یا کسی اور مقصد کے لیے پیش نہیں کیا گیا۔

تصدیق و ستخط نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر حمیرا احمد
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر و تہذیب
یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، جوہر ٹاون،لاہور

مقدمہ

رفاہ عامہ عصر حاضر کا ایک اہم موضوع ہے ۔تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا تعلق ماضی کی تمام اقوام میں رہا ہے۔دور حاضر میں اس کی ضرورت و افادیت اور زیادہ بڑھ چکی ہے کیوں کہ آج انسان ترقی کی زندگی کے تمام گوشوں میں ایک ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ یوں اسے نت نئےمسائل کا سامنا بھی ایک ساتھ کرنا پڑرہا ہے۔ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کئی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم طریقہ رفاہ عامہ ہے۔

رفاہی کاموں کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کچھ رفاہی کام ایسے ہوتے ہیں جن سے معاشرے کی عام ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے اور کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو مجموعی طور پر پوری سوسائٹی کو نفع پہنچاتے ہیں ۔دنیا میں کوئی بھی شخص کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہواس کا واسطہ رفاہ عامہ سے ضرور ہوتا ہے۔ہر انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کوئی دکھ درد نہ پہنچے اس کی تکلیف میں دوسرے لوگ اس کا ساتھ دیں تو اس کو چاہیے کہ وہ رفاہ عامہ کا جذبہ رکھے۔دنیا کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لے انسان کو زندگی گزارنے کے لیے دوسرے انسانوں سے روز مرہ کی بنیاد پر واسطہ پڑتا ہے اور یوں جوں جوں افراد کی کثرت بڑھ رہی ہے اسی طرح رفاہی کاموں کی اہمیت بھی بڑھ رہی ہے ۔اس احساس کی بیداری کا ایک اہم محرک مذہب ہے۔

آج مذہب کو محض اخروی نجات کا ذریعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ دین و دنیا کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے سوچ کے انہی دھاروں کی وجہ سے زندگی کے تمام شعبے غیر منظم و منقسم ہو کر رہ

گئے ہیں۔معاشرتی روایوں پر مذہب کی چھاپ کا تاثر مختلف ہو رہا ہے۔اور دنیا کی چھاپ کا اثر ایک الگ نوعیت اختیار کر رہا ہے۔ دین و دنیا کی یہ دوہری حیثیت ، سماجی اور رفاہی زندگی کوبھی متاثرکیئے ہوئےہے۔ انسان معاشرتی زندگی کے رسم و رواج، سماجی اقدار، اخلاقی ضابطوں اور قوانین سے بندھا ہوا ہے۔تاہم ان بندھنوں کو قائم رکھنے میں مذاہب کا اہم کردار رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مذاہب کی اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے جو یہ ثابت کر سکے کے اس دنیا کو مذہبی اُصولوں کے مطابق بہترطریقے سے چلایا جا سکتا ہے۔ تاکہ افراط و تفریط کے شکار معاشرے کوصحیح راستے پر ڈالا جائے۔

انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محقق نے سامی ادیان(یہودیت،عیسائیت اور اسلام) کے رفاہی تصورات کی تعلیمات اور احکامات کی وضاحت کو انبیاء کرام کی زندگیوں اور مذہبی کتابوں کی روشنی میں ایک مقالے کے اندر جمع کیا ہے تاکہ معاشرے کو افراط وتفریط کا شکار ہونے سے بچایا جاسکے۔ اسکے علاوہ اس مقالے میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے رفاہی تعلیمات کو یکجا کیا گیا ہے۔ تاکہ دور حاضر میں درپیش رفاہی مسائل کو مذہبی تعلیمات کی روشنی میں حل کیا جاسکےاس کے علاوہ اس مقالے میں رفاہی کاموں کو سر انجام دینے کے مختلف طریقوں کی بھی وضاحت کی گئ ہے اور مذہبی تعلیمات کے مطابق دئیے جانے والی درجہ بندی کی بھی وضاحت کی گئی ہےنیز ان کی ادائیگی کے کون کون سے طریقے ہیں نیز ان کاموں کی انجام دہی میں انسانوں کا کیا کردار رہا ہے ان تمام مقاصد کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس مقالے کا انتخاب کیا گیا ہے۔

بلا تفریق انسانیت کی خاطر ہر وہ ممکن کوشش جس کے نتیجہ میں دوسرے انسانوں کو بھلائی، آرام و سکون کا حصول ہو یا دوسروں کو دفع ضرر سے بچانا مقصود ہو رفاہی کام کہلاتے ہیں ۔ ان کاموں کا آغاز حضرت آدم کے اس دنیا میں آتے ساتھ ہوا۔ رفاہ عامہ کا تعلق ماضی کی تمام اقوام میں رہا ہے اور اس کا دائرہ کار دن بدن وسعی سے وسعی تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی حدود و قیود کا احاطہ پوری دنیا پر محیط ہو چکا ہے۔ اکیسویں صدی میں جہاں انسان مادی و روحانی کشمکش کا شکار ہے اور دوسری طرف وسائل کی کمی، قدرتی آفات اور نا اُمیدی چاروں دانگ عالم پھیلی ہوئی نظر آرہی ہے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانی بھلائی کی خاطر ہر ممکن کام کیے جائیں تاکہ قو م، ملک و ملت کے ہر نا اُمید ، مصائب زدہ شخص کے لیے سہارا ہو۔ اکیسویں صدی میں کچھ ایسی نامور شخصیات بھی ہیں جنہوں نے رفاہی کاموں کی سر انجام دہی میں اہم کردار ادا کیا۔جس طرح بل گیٹس،وارن بوفٹ،مارک زکر برگ،الولید بن طلال اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے اشخاص میں ملک ریاض اور عبدالستار ایدھی ہیں۔

گزشتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ ان اقوام میں رفاہی کاموں کا تصور موجود تھا۔رفاہ عامہ کے مختلف پہلوؤں پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں اسی طرح الہامی اور مذہبی کتابونمیں رفاہ عامہ کے کاموں کو کرنے پر اجرو ثواب کا مستحق ٹھہرایا گیاہےاور رفاہی کاموں کو ترجیح دی گئی ہے ۔خصوصاً بائبل اور قرآن پاک میں متعد دمقاما ت پر رفاہ عامہ کے مختلف طریقے نہ صرف بتائے گئے ہیں بلکہ ان پر عمل کرنے پر کئی بشارتیں سنائی گئی ہیں۔یونیورسٹیوں میں باقاعدہ طور رفاہ عامہ کو بطورِ مضمون پڑھایا جا

رہا ہے اس کے علاوہ کئی قابل ذکر کتابیں بھی لکھی جا چکی ہیں جن کے مطالعے سے اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ با خوبی لگایا جا سکتا ہے۔ پروفیسر امیر الد ین مہر (۲۰۰۹) اپنی کتاب ''اسلام میں رفاہ عامہ کا تصور اور خدمت خلق کا نظام'' میں لکھتے ہیں کہ انسانی فطرت میں ایک دوسرے کا احترام اور مدد کا پہلو رکھا گیا ہے۔خدمت خلق اور رفاہی کام اسلام میں عبادت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انسان تو انسان ، اسلام میں جانوروں کو چارہ ڈال دینا اور پیاسے جانوروں کو پانی پلادینا آخرت میں نجات کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے۔اس کتاب میں رفاہی کاموں اور خدمت خلق سے متعلق اسلام کی تعلیمات و روایات کو بہت عالمانہ اورمحققانہ انداز سےیکجا کیا ہے یوں یہ کتاب اردو میں لکھی جانےوالی کتابوں میں اپنی نوعیت کی جامع ترین کتاب کا درجہ رکھتی ہے ۔ جس میں اسلام کے رفاہی کام کے موضوع پر بھرپور مواد ایک عملی انداز اور منطقی ترتیب میں موجود ہے۔

محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنی کتاب'' عیسائیت کیا ہے '' میں عیسائی مذہب کے بنیادی افکار و نظریات اورعیسائیوں کے اُصول ِعبادات اور رسومات کے بارے میں بتایا ہے۔جس میں عیسائیت کی خاطر کیے جانے والے رفاہی و فلاحی کاموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔
مولانا سید جلال الدین عمری اپنی کتاب
''اسلام میں خدمت ِ خلق کا تصور'' خدمت خلق کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسلام میں خدمت خلق کے دائر ہ کار کی کوئی قید نہیں بلکہ پوری نوع انسانی کی فلا ح وبہبودکا بنیادی تقاضا ہےکہ کسی فردِ بشر سے تعصب نہ برتا جائے بوقت ضرورت اس کی ممکنہ خدمت کی جائے۔اسلام نے چھوٹی بڑی ہر طرح کی خدمات کی ترغیب دی تاکہ ہر شخص آسانی سے اپنا حصہ ڈال سکے۔اس کتاب میں قرآن و حدیث

کی روشنی میں رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے پہلووں پر بحث کی گئی ہے اور بعض جگہ فقہ، سیرت اور لُغت سے بھی مدد لی گئی ہے۔رفاہی خدمات کے طریقے اور خدمت خلق کے ادارے اور تنظیموں کے بارے میں بتایا گیا ہے ۔ کتاب کے آخر میں خدمت خلق کے بارے میں کچھ غلط تصورات کی نشاندہی کی گئی ہے۔پروفیسر ساجد میر اپنی کتاب ''عیسائیت تجزیہ ومطالعہ''میں عیسائیت کے بنیادی عقائد و نظریات،بائبل کی ترتیب و تدوین و تحریفات اور عیسائیت کے معرض وجود کے بارے میں رہنمائی فراہم کی ہے۔ اس کے علاوہ بائبل میں د ی گئی اخلاقی تعلیمات اور اس کے اثرات کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔

سید ابو الاعلیٰ مودودی ''یہودی ونصرانیت'' میں ان کی اخلاقی پستی ،تہذیب و تمدن اور حضرت عیسیٰ کی اساسی تعلیمات کے بارے میں وضاحت ملتی ہے۔عیسائی رہبانیت کی خصوصیات اور جنگ و جدال کے قوانین کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اسی طرح علامہ شیخ رحمت اللہ بن خلیل الرحمن کیرانوی ہندی کی کتاب ''عیسائیت '' جس کا اردو ترجمہ شیخ صفی الرحمن مبارک کپوری صاحب نے کیا ہے اس میں عیسائیت کی کتابوں کے نام اور ان کی تعداد کا ذکر کیا ہے۔ تورات کے اندر پائی جانے والی تحریفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ڈاکٹر خالد علوی اپنی کتاب ''اسلام کا معاشرتی نظام''میں معاشرے کے بنیادی تصورات اور مغربی معاشرت کی نامور شخصیات کی تعریفات کی روشنی کے ساتھ پیش کرنے کے بعد معاشرے کے اصلاحی پہلوکی طرف توجہ دلاتے ہیں۔اور اس کتاب میں جدید دور کے معاشروں میں پیش آنے والی مشکلات اور ان کے سدباب پر مفصلاً وضاحت کی گئی ہے۔مصنف علامہ مفتی جاوید احمد عنبر مصباحی کی کتاب ''اسلام

اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ‘‘ اس کتاب میں اسلام اور عیسائیت میں مدلل انداز سے تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہےاور نظریہ توحید، رسالت،اسلام حدودو تعزیرات بائبل اور عقل سلیم کی روشنی میں، دہشت گردی اور اسلام کے نظریہ جہاد اور بائبل کے امن پسندی کو قرآن و بائبل کی روشنی میں مفصلاً تحریر کیا ہے۔ خالد محمود صاحب سابق یوئیل کندن اپنی کتاب’’اسلام،عیسائیت اور سیدنا عیسی علیہ السلام‘‘میں انجیل کی الہامی حیثیت اور قرآن کی حقانیت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس کتاب میں عیسائیت اور اسلام میں مذہب کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہےاور انبیاء کی زندگیوں کی عملی مثالوں کو پیش کیا گیاہے۔

اسی طرح ڈاکٹر عتیق الرحمن،ڈاکٹر غلام علی خان، ڈاکٹر صدف سلطان، (۲۰۱۴)آرٹیکل ’’سامی مذاہب میں رفاہ عامہ کی تعلیمات‘‘میں یہودیت ،عیسائیت اور اسلام کی بنیادی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے رفاہی کاموں کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں بتاتے ہیں۔اس آرٹیکل میں رفاہی کام کی ابتدائی مراحل کو بیان کیا گیا ہے۔خصوصاً اسلامی تعلیمات کو آپﷺ کی عملی زندگی سے دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیاہے۔پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس،ڈاکٹر مطلوب احمد، اپنے آرٹیکل’’ Islamic Concept of Social Welfare‘‘ میں لکھتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت رفاہ عامہ ہے۔ انسانوں کی عزت اور خدمت از انسانیت ایک دوسرے پر لازم ہے۔ اسلام کی روشنی میں ہر انسان کے لیے بنیادی حقوق برابر ہیں ۔اسلام میں بلاتفریق مذہب غریب انسان کی مدد اور رفاہی کام کرنے کو ترجیح دی گئی ہے۔قرآن بھی سماجی بہبود پر زور دیتا ہے۔اسلام میں صدقے کی اہمیت کے

بارے میں بتایا گیا ہے کہ صدقہ سے کس طرح دوسروں کی مدد کی جا سکتی ہے ۔ اس آرٹیکل کے مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اسلام ایک پُرامن معاشرہ اور پُر امن ریاست چاہتا ہے جس میں رنگ ،نسل اور عقیدے کو بالا تر رکھتے ہوئے پُرامن زندگی گزاری جاسکے ۔ اسلامی تعلیمات یہ ثابت کرتی ہیں کہ دین اسلام ایک عادل دین ہے۔

ڈاکٹر عبدالروف ظفر (۲۰۰۸) اپنے آرٹیکل ''فلاح و خدمتِ انسانیت اور سیرت نبوی ﷺ'' میں فلاح انسانیت کی خاطر کیے جانے والے کام جو آپﷺ نے اپنی عملی زندگی میں کئےانکے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتاتے ہوئے آپ ﷺ کی زندگی کے دونوں پہلوں کو یعنی قبل از نبوت اور بعد از نبوت کی عملی مثالوں کو پیش کرتے ہیں۔اس آرٹیکل میں قرآن و حدیث سےمثالوں کے ذریعے رفاہی کاموں کی اہمیت اور اس کے کرنے پر اجر و ثواب کی نویدوں کے بارے میں بتایا گیا ہے ۔اسلام نے رفاہی خدمات کی ذمہ داری ریاست کے افراد پر ڈالی ہے ۔اور اس آرٹیکل کے آخر میں فلاح معاشرہ کی بہتری کے لیے چند تجاویز دی گئی ہیں۔

رفاہ عامہ پر نہ صرف کتابیں لکھی جا رہی ہیں بلکہ اس کی اہمیت اس قدر بڑھ چکی ہے۔میڈیا پررفاہی کاموں کی ترغیب کے لیے مختلف پروگرامات دیکھائے جارہے ہیں۔ معاشرے میں اس کام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف نوعیت کی مشاورتی پروگرام منقعد کیے جا رہے ہیں۔جن کا مقصد ایک خوشحال معاشرہ ہے اور کوئی بھی معاشرہ اسوقت تک خوشحال نہیں ہو سکتا جب تک اس میں رہنے والے رفاہی کاموں کا جذبہ نہ رکھیں۔کیوں کہ یہ کام نہ صرف

دوسروں ہی کی فلاح و خوشی کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ ان کاموں کی سرانجام دہی کرنے والے کے لیے بھی خوشی کا ذریعہ ہیں ۔

ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں رفاہی کاموں کی اہمیت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ رفاہ عامہ کا تعلق ماضی کی تمام اقوام میں رہا ہے۔ اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کے اس دنیا میں آتے ساتھ ہوا۔اور اس کی اہمیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اس احساس کی بیداری میں مذاہب نے اہم کردار ادا کیا ہے۔مذہبی رسومات میں اسے اولیت کا درجہ دیا گیاہے۔رفاہ عامہ عربی زبان کا لفظ ہے۔جس سے مراد کسی کام کے باقاعدہ اور آزادی سے ہونے کے ساتھ ساتھ طلب منفعت اور دفع ضرر کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔رفاہ عامہ کو انگریزی میں Social walfare کا نام دیا گیا ہے۔قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف تعریفات کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ رفاہ عامہ سے مراد عام لوگوں کی اُن ضروریات کو پورا کرنا جو اُن کے لیے تکلیف کا باعث بن رہی ہوں۔اس باب میں چند نامور شخصیات کے رفاہی کاموں کا جائزہ پیش کیا گیاہےجن میں بل گیٹس،وارن بوفٹ،مارک زکر برگ،الولید بن طلال،ملک ریاض اور عبدالستار ایدھی شامل ہیں۔

دوسرے باب میں یہودیت کی ابتداء کے بارے میں بتایا گیا کہ سامی ادیان میں یہودی مذہب کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو لوگوں کی اصلاح اور دین ابراہیمی کی پیروی کی تعلیمات کےلیے مبعوث کیا۔آپ کی آمدِ دنیا کا ایک مقصد رفاہ عامہ تھا کیوں کے اس دور میں فرعون نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر لوگوں کو محکوم، مجبور اور مظلم بنا کر رکھ دیا تھا۔حضرت موسیٰ نے لوگوں کو ا ن کی زندگی کا مقصد دیااور فرعون کے عذاب سے نجات دلوائی۔

یہودیت کو امن و امان اور انصاف پسند مذہب قراردیاجاتا ہے۔یہودیت امن و امان کا قیام، دوسروں کے ساتھ انصاف کرنا، دوسرے انسانوں سے پیار و محبت سے پیش آنا اور ان کے دکھ درد میں ان کا ہر ممکن ساتھ دینا اپنے لیے لازم سمجھتے ہیں۔یہودیت کی کتاب عہد نامہ قدیم کے مطابق خدا نے انسان کو اپنے مشابہت پر پیدا کیا ہے اس لیے انسان کو خدا صفت ہونا چاہیے،طاقت کے باوجود کسی کی غلطی کو معاف کرنے کو عبادت پر فوقیت دی گئی ہے۔ سماجی نا انصافیوں کو انسانی قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔معاشرے کے غریب اور سفید پوش افراد کی مدد ان کا بنیادی حق سمجھا جاتا ہے۔یہودیت کی تعلیمات کا مدر انسانیت کی فلاح و بہبود پر مشتمل ہے۔

تیسرے باب میں عیسائیت کی ابتداء حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات اور آپ کے معجزات جن میں بہروں کی سماعت کی بحالی، بیماروں کو شفا،اندھوں کی بصارت،مردوں میں جان ڈالنا جیسے معجزات کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کا مقصد انسانیت کی خدمت تھا۔

بائبل میں دی جانے والی رفاہی تعلیمات خیرات، سخاوت، ریاکاری کی ممانعت ، مال و دولت کی ذخیرہ اندوزی سے ممانعت کی گئی ہے اور معاف کر دینے کو افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔ مخلوق خداسے محبت کو تمام عبادتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔خدا کے بندوں سے محبت کو خدا سے محبت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی تعلیمات پر قائم شدہ سوسائٹی ''سوسائٹی آف جیزز'' کے مشن اور مقاصد کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔

چوتھےباب میں دین اسلام کے اعراض و مقاصدکے بارے میں بتایا گیا ہے۔اسلام ایک ایسا دین ہے ۔جس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے پر رب کی رضا اور جنت کی خوشخبری سنائی گئیں ہیں۔ اسلام ایک ایسا

معاشرہ چاہتا ہے جہاں امن و امان ہو لوگ ایک دوسرے سے اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون کریں۔

اسلام میں رفاہی کاموں کو بعد مقامات میں عبادت کا درجہ دیا گیا ہے اور بعد مقامات میں عبادت کے قائم مقام قرار دیا گیاہے۔ بعض اوقات یہ کام کرنے ایک مسلمان کے لیے فرض کا درجہ اختیار کرتے ہیں اور بعض اوقات سنت تک محدود رہتے ہیں۔ان کی ادائیگی نہ کرنے پر عذاب الہی کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے۔اس لیے اسلام ہر نیک کام کے کرنے اور بُرے کام سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔ خصوصاًحقوق العباد کی ادائیگی کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں حقوق اللہ کی معافی ممکن ہے مگر حقوق العباد کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا ہاں اگر وہ شخص خود معاف کرے تو خدا بھی معاف کردے گا۔

اسلام میں غریبوں، مسکینوں، یتیموں، مجبوروں اور مسافروں کے بارے میں واضح ہدایت دی ہیں ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔اسلام اپنے پیروکاروں کو صدقہ و خیرات اور نیکی کے کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے ۔ صدقا ت کی ادائیگی کی کئی صورتیں بیان کی گئی ہیں، آپ ﷺ کے ارشادات کے مطابق کسی کو اچھی بات بتانا، کسی سے اچھی طرح بات کرنا بھی صدقہ میں شامل ہے اور اللہ کی راہ میں گھر کی ساری اشیاء جو روز مرہ کی زندگی کی ضرورت نہ ہو سب کو مستحقین میں بانٹ دینا بھی صدقہ ہے۔ ان صدقات کی ادائیگی کو سنت قرار دیا گیاہے تاہم بعض اوقات ان کا ادا کرنا فرض کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ اسلام ہر کام میں عدل و انصاف اور اعتدال کا تقاضا کرتا ہے۔ حق دار کوحق دینااسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لیے اسلام اس بات کا تقاضا کرتا ہےکہ ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا معاشرے کے مالداروں کا حق ہے۔ اسلام یتیموں اور بیواؤں کی تمام

تر کفالت معاشرے کے سپرد کرتاہے ۔ان کی ضروریات کو پورا کرنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اسی طرح مظلوموں کی مددکرنا اور ظالم کا مقابلہ کرنا افضل طرین عمل قرار دیا گیا ہے۔

مدد کا یہ تعلق اسلام کی روح سے صرف و صرف ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ بلا تفریق مذہب، مسلک دوسروں کی مدد کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کے غیر مسلم شہری کے جان و مال کی حفاظت کی جائے اس کو اس کا حق دلوایا جائے۔ اور ظالم کے برعکس اس کی مدد کی جائے۔اگر وہ اپنی ضروریات زندگی کو خود پوری نہ کر پائے تو اس کی مدد پر بھی اجر دیا جائے گا۔ اگر کسی غیر مسلم کو بلا جواز قتل کیا جائے تو اس کے بدلے میں قاتل کو بھی قتل کر دیا جائے گا چاہے اس کا قاتل مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔اسی طرح سفارت کار کو امان اور اس کے قتل کرنے کو منع کیا گیا ہے۔ان کی طرف سے ادا کیا جانے والا ٹیکس اس بات کی ضمانت ہیں کے ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے اور ان سے اچھا برتاو کیا جائے۔یہاں تک کہ اسلام اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے کے ان کے ساتھ جائز لین دین کیا جائے۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں ایسے بے شمار معاہدے کیے جن کا مقصد باہم تعاون تھا۔ یہ معاہدے صرف مسلمانوں تک موقف نہ تھے بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی کیئے گئے۔ دوسروں کا ساتھ دینا ان کی مدد کرنا ان کے دکھ درد اور خوشی غمی میں شریک ہونا باہم مشورہ کرنا، اچھا مشورہ دینے کا شمار بھی رفاہی کاموں میں ہوتا ہےان تمام کاموں کا شمار اسلام کی بنیادی ترجحات میں شامل ہے۔ اگر ہم اسلام کے بتائے ہوئے ان سنہری اُصولوں پر عمل کریں تو دکھیاری انسانیت کے دکھوں کو بانٹ سکتے ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔جہاں عدل

وانصاف اور دوسرے کے حقوق کو اداکرنا لازم ہو، جہاں بیواؤں ،یتیموں،مسکینوں اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے ، ان کے حقوق کو ادا کیا جا سکےاور ان کا سہارا بناجا سکے۔

باب پنجم میں خلاصہ تحقیق، نتائج،سفارشات اور مزید تحقیقی کام کی گنجائش کے بارے میں بتایا گیا ہے اور اس کے بعد مصادر و مراجع پیش کئے گئے ہیں۔اس مقالہ کی تکمیل تک پوری کوشش کی گئی ہے کہ ہر بات کو مستند حوالہ جات اور اس کے اصل ماخوذ سے لیا جائے تاکہ اس مقالے کے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

فہرست

نمبر شمار	ابواب/ فصول	عنوانات	صفحہ نمبر
		انتساب	
		اظہار تشکر	
		حلف نامہ	
		تصدیقی سرٹیفکیٹ	
		مقدّمہ	
1	**باب اول**	**رفاہ عامہ کا تعارف**	
1.1	**فصل اول**	**رفاہ عامہ کا تصور**	
1.1.1		رفاہ عامہ کا معانٰی	4-5
1.1.2		رفاہ عامہ کا مفہوم	5-12
1.1.3		سامی مذاہب میں رفاہ عامہ کا تصور	12-14
1.2	**فصل دوم**	**رفاہی کاموں کی اہمیت**	
1.2.1		رفاہی کاموں کا آغاز و ابتداء	16-18
1.2.2		رفاہ عامہ کی اہمیت و افادیت	19
1.2.3		اکیسویں صدی میں رفاہی خدمات	20-25

		کو سرانجام دینے والے چند نامور شخصیات کے رفاہی کاموں کا جائزہ	
2	**باب دوم**	**یہودیت میں رفاہ عامہ کی تعلیمات وتصورات**	
2.1		یہودیت کی ابتداء اور رفاہی سرگرمیوں کا آغاز	28-35
2.2		یہودیت میں رفاہ عامہ کی تعلیمات	35-37
2.3		یہودیت میں رفاہی کاموں کے احکامات اور تعلیمات کا تذکرہ	37
2.3.1		Zedak (زدکا)	37-39
2.3.2		ہمسایوں کے حقوق	39-40
2.3.3		غلاموں کے حقوق	40-41
2.3.4		مزدوروں کے حقوق	41-42
2.3.5		پیدوار اور جانوروں میں غرباء کا حصہ	43-45
2.3.6		معذورں سے حسن سلوک	45-46
2.3.7		یتیموں اور بیواؤں کےساتھ حسن سلوک	46-48
2.3.8		ناپ تول میں کمی پیشی اور رشوت سے اجتناب	48-49
2.3.9		سچائی کی ضرورت و اہمیت	59-51

2.3.10		یہودیوں کی سماجی تنظیموں کے کام کرنے کاطریقہ کار	51-55
3	**باب سوم**	**حضرت عیسیٰ ؑ اور مسیحی مذہبی پیشواوں کے رفاہی کاموں کی تعلیمات و تصورات**	
3.1		عیسائیت کی ابتداءاور رفاہی سرگرمیاں	58-60
3.2		عیسائیت میں رفاہی کاموں کی تعلیمات اور احکامات کا تذکرہ	60-83
3.2.1		حضرت عیسیٰ کے رفاہی اقدام اور تعلیمات	60-61
3.2.2		اخلاص	61-63
3.2.3		خیرات	63-65
3.2.4		عیسائیت میں سخاوت	66-67
3.2.5		ریا کاری کی ممانعت	68-69
3.2.6		مال و دولت کی ذخیرہ اندوزی سے ممانعت	70-71
3.2.7		عیسائیت میں خدا اور مخلوق خدا سے محبت کی تعلیم	71-76
3.2.8		عیسائیت میں معاف کرنے والوں کامقام و مرتبہ	76-78
3.2.8.1		سوسائٹی آف جیزز	78-79

79-83	پاکستان میں سوسائٹی آف جیزز کا آغازو مشن		3.2.8.2
	اسلام میں رفاہ عامہ کی تعلیمات وتصورات	**باب چہارم**	4
87-88	دین اسلام کی تعلیمات اور احکامت		4.1
88-92	اسلامی تعلیمات اور رفاہِ عامہ		4.2
92	اسلام میں رفاہی کاموں کا مطمع نظر		4.3
92-93	رضائے الہی کا حصول		4.3.1
94-95	اسلام میں رفاہی کاموں کا درجہ		4.3.2
96	اسلام کی تبلیغ میں رفاہی کاموں کا کردار		4.3.3
97-99	زکوۃ اور رفاہ عامہ		4.3.4
99-101	اسلام میں نفلی صدقہ و خیرات کی اہمیت		4.3.5
102	اسلام میں غلاموں کے حقوق		4.3.6
103-105	اسلام میں عدل و انصاف		4.3.7
105-109	اسلام میں حقوق العباد کا درجہ		4.3.8
109-111	دین اسلام میں بھوکونکو کھانا کھلانے کے احکامات		4.3.9
112-113	لباس کا بندوبست کرنا		4.3.10
113-115	غلاموں ، نوکروں اور لونڈیوں		4.3.11

	کے حقوق		
116-119	اسلام میں یتیموں کے حقوق		4.3.12
119-121	اسلام میں مظلوموں کے حقوق		4.3.13
122-123	اسلام میں معذورں کے حقوق		4.3.14
124	ضرورت مند افراد کی مدد اور اسلام		4.3.15
125-126	اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق		4.3.16
127-129	غیر مسلم سے بدلہ		4.3.16.1
129-130	غیر مسلموں سے برتاو		4.3.16.2
130-131	اسلام میں مسافروں کے حقوق		4.3.17
132-133	اسلام میں لین دین کے اُصو ل و ضوابط		4.3.18
133	اسلام میں بیوہ کے حقوق		4.3.19
134-135	نان و نفقہ		4.3.19.1
136-140	اسلام میں باہمی تعاون کی اہمیت		4.3.20
140-142	اسلام میں مشاورت کی اہمیت		4.3.21
142-143	بیماروں کی عیادت اور اسلامی احکام		4.3.22
143-144	روزگار کی فراہمی میں اسلام کا کردار		4.3.23
144-145	اسلامی تعلیمات میں چھوٹوں اور بڑوں کے حقوق		4.3.24
145-147	راستوں کی اہمیت		4.3.25

156-164	**یہودیت،عیسائیت اور اسلام میں رفاہی کاموں کا تجزیاتی مطالعہ ...مذاہب کی روشنی میں**	**باب پنجم**	5
165-169	**نتائج و سفارشات**		
170-83	**مصادر و مراجع**		

باب اول

رفاہ عامہ کا تعارف

فصل اول	**رفاہ عامہ کا تصور**	صفحہ نمبر
	رفاہ عامہ کا معانٰی	4-5
	رفاہ عامہ کا مفہوم	5-12
	سامی مذاہب میں رفاہ عامہ کا تصور	12-14
فصل دوم	**رفاہی کاموں کی اہمیت**	
	رفاہی کاموں کا آغاز و ابتدء	16-18
	رفاہ عامہ کی اہمیت و افادیت	19
	اکیسویں صدی میں رفاہی خدمات کو سرانجام دینے والے چند نامور شخصیات کے رفاہی کاموں کا جائزہ	20-25

فصل اول

رفاہ عامہ کا تصور